روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

دین کا ستون

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے تو آپؐ نے فرمایا نماز وقت پر ادا کرنا۔ جو نماز ترک کردے اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔

(شعب الایمان بیہقی جلد 3ص 39 حدیث نمبر 2807دار الکتب العلمیہ۔ بیروت 1410ھ طبع اول)

منگل 21 جون 2005ء 13 جمادی الاول 1426 ہجری 21 احسان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 137

بیوت الذکر کی تعمیر، برکات اور تقویٰ کے مضامین کا روح پرور تذکرہ

بیوت الذکر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ایک نشان ہوتی ہیں ان کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہئے

تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت رکھتے ہوئے اس کے حکموں پر عمل کرنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 17 جون 2005ء بمقام کیلگری کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 جون 2005ء کو کیلگری کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں بیوت الذکر کی تعمیر اور ان کی برکات کا روح پرور تذکرہ فرمایا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے حسب معمول یہ خطبہ کینیڈا سے براہ راست پاکستانی وقت کے مطابق رات سوا ایک بجے ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الجن کی آیت 19 کی تلاوت فرمائی جس میں یہ ذکر ہے یقیناً تمام سجدہ گاہیں اللہ کیلئے ہیں ان میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ تعلیم ہے جس پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ اپنی بیوت الذکر تعمیر کرتی ہے اور ان میں عبادت بجالاتی ہے۔ ہماری بیوت الذکر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ایک نشان ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو کیلگری میں بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کی بنیاد کل انشاء اللہ رکھی جائے گی۔ جن لوگوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کے وعدے کئے ہیں اللہ انہیں اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر کی تعمیر تقویٰ کی بنیاد پر ہونی چاہئے اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی زندگیاں بسر کرنی چاہئیں۔ بیوت الذکر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا درس دینے والی ہوں۔

ہم بیوت الذکر کو اس نیت کے ساتھ بنانے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی ہے تا کہ اس ارشاد نبویؐ سے بھی حصہ لیں جس کا اس حدیث میں ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے سجدہ گاہ بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایسا ہی گھر بنائے گا۔ پس ہر احمدی کو یہ مقصد اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانی ہے۔ اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے وہ نمونے قائم کرنے ہیں جو پہلوں نے قائم کئے تھے۔ اس لئے جب خدائے واحد کا گھر بنانا ہے تو تقویٰ پر بنیاد رکھنی ہے اور قربانیاں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو ایسے دل دیئے ہیں جو تقویٰ پر قائم ہیں اور اس روح کے ساتھ مالی قربانی کرنے والے ہیں کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی ہمیشہ یہ بات ذہن نشین رکھے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتے رہیں گے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے اور یوں جنت کے وارث بھی بنتے رہیں گے۔ حضور انور نے فرمایا بیوت الذکر جنت کے باغ ہیں آپ خوش قسمت ہیں کہ جنت کا باغ لگا رہے ہیں یہ جنت کا باغ اپنی تمام تر رونقوں اور پھلوں کے ساتھ جہاں آپ کو فائدہ دے رہا ہو وہاں دنیا کو بھی نظر آئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسی بیت الذکر جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو وہی سجدہ گاہ کہلا سکتی ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت دلوں میں رکھتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا اس کے حکموں میں عبادات بجالانے کا حکم بھی اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم بھی ہے۔ پس جہاں ہر احمدی کو عبادتوں کے معیار بڑھانے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی کوشش کرنی ہے وہاں معاشرے کے حقوق کے ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں پس اعلیٰ اخلاق دکھائیں اور عبادتوں کے معیار بڑھائیں تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شمار ہوں گے۔ حضور انور نے تقویٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق تقویٰ پر چلنے والا بنائے۔ ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے والے ہوں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہمارے پیش نظر رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد

آنحضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر مرد وعورت کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اپنے آقا کے اس ارشاد کی تعمیل میں پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے اور مالی اعانت کے مستحق ہیں۔ ایسے نادار، مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلبہ قائم ہے جو مشروط بآمد ہے اور کلیتہً مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء و طالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری رسیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2 ہزار تا 6 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے
2۔ کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6 ہزار تا 12 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے
3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50 ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات, 10 ہزار تا 30 ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء وطالبات کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء۔ونظارت تعلیم)

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ نے خود بھی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنے متبعین کو بھی نصیحت فرمائی

رسول کریم ﷺ کی آخری وصیت اور پیغام یہ تھا کہ نماز اور غلام کے حقوق کا خیال رکھنا

قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی عبادات کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/فروری 2005ء بمقام بیت الفتوح۔مورڈن، لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ المزمل کی آیت نمبر 7 کی تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے کہ رات کا اٹھنا یقیناً نفس کو پاؤں تلے کچلنے کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے۔

یہ وہ قرآنی حکم ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپؐ نے اس کا حق ادا کر دیا بلکہ دعویٰ سے پہلے بھی، نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں اسی طرح اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اپنی راتوں کو آرام میں یا کسی شوق میں گزارنے کی بجائے عبادتوں میں گزارتے تھے۔ راتوں کی عبادت جب رات گہری ہو، ہر طرف خاموشی ہو، بندے اور خدا کے درمیان کسی قسم کی روک ڈالنے والی چیز نہ ہو، بندے اور اللہ کے درمیان راز و نیاز میں کوئی چیز روک نہ بنے، اس وقت جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہوتے ہیں وہ یقیناً اللہ کا قرب پانے والے اور اس کا پیار حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ خالصتاً اللہ کے قرب کے لئے یہ عبادت بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس طرح رات کو اٹھنا اپنے نفس کو پاؤں تلے کچلنے کے برابر ہے۔ بلکہ یہ شیطان کو ختم کرنے اور اپنے نفس پر قابو پانے کا ایسا زبردست حربہ ہے کہ اس کا مقابلہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اس وقت کے عہد و پیمان اتنے پکّے اور مضبوط ہوتے ہیں کہ ان کو توڑنا ممکن نہیں ہوتا شیطان کی ملونی اس میں ہو ہی نہیں سکتی۔ گویا اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ بننے اور اپنے نفس کو ہلاک کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں کہ رات کو اٹھ کر عبادت کی جائے۔ اور یہ عبادت کے اعلیٰ معیار ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر حاصل کئے۔ بلکہ آپؐ کی قوت قدسی نے صحابہ میں اور امت میں بھی راتوں کو عبادت کے لئے اٹھنے والے پیدا کئے۔

جس سورۃ کی آیت میں نے پڑھی ہے اس سورۃ کے آخر میں ہی اللہ تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ رات کے دو تہائی حصے میں یا آدھے حصے میں یا وقت کے لحاظ سے تیسرے حصے میں تُو نے عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کر دیئے، حق ادا کر دیئے۔ ان کی اللہ گواہی دیتا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی بھی گواہی دیتا ہے جو آپؐ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ ان حکموں پر عمل کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی گواہی اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہ جو ہدایت کی گئی تھی کہ عبادت کے لئے اُٹھ اور ان اندھیری راتوں کی دعاؤں میں اپنے آپ کو بھی مضبوط کر اور اپنی امت کے لئے بھی حصار بن جا۔ اس پر نہ صرف پورا اترا بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کئے، حق ادا کر دیا۔ دوسری جگہ اس کی ایک اس طرح بھی گواہی ملتی ہے۔ فرماتا ہے کہ (۔) (سورۃ الشعراء: 219-220) یعنی جو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب تو کھڑا ہوتا ہے۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری کو بھی۔ پس جس کو خدا تعالیٰ یہ سند دے دے کہ تمام سجدہ کرنے والوں میں تیرے جیسا بے قرار سجدہ کرنے والا کوئی نہیں۔ جب تو کھڑا ہوتا ہے تو تیرا کھڑا ہونا عبادت کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی خاطر ہے، عبادت کے لئے ہے۔ اور جب تیرا سجدہ ہوتا ہے تو وہ بھی خدا اور صرف خدا کے لئے ہے۔ اس کے آگے جھکنے کے لئے ہے۔ اس کا رحم حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اپنے لئے بھی اور اپنی امت کے لئے بھی۔ تو ایسے شخص کے بارے میں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ دنیاوی لذات کے پیچھے چلنے والا تھا یا ہو سکتا ہے۔

............آپ کا حسین چہرہ دیکھنے کے لئے تو پاک دل ہونا ضروری ہے۔ انصاف کے تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں۔ خدا کا خوف ضروری ہے، دلوں کے زنگ دور ہونے ضروری ہیں، پھر اس حسین چہرے کی پہچان ہو سکتی ہے۔............ اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس کام کا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا تھا کہ میری عبادت کرو اور میرے عبادت گزار پیدا کرو۔ صرف اسی کام سے آپؐ کو دلچسپی تھی اور اسی کے اعلیٰ معیار قائم کر کے دکھانے پر اللہ تعالیٰ نے گواہی بھی دی ہے۔............ حقائق اور واقعات اور تاریخ کو سامنے رکھ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی دلچسپی تھی تو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے تھی اور نہ صرف دلچسپی تھی بلکہ عشق تھا۔ اور ایسا عشق تھا جو کسی عشق کی داستان میں نہیں مل سکتا۔ اگر کوئی خواہش تھی تو صرف یہ کہ میرا جسم، میری جان، میری روح اللہ تعالیٰ کے در پر پڑی رہے۔ اور اس کی راہ میں قربان ہوتی رہے۔ جوانی کے دنوں میں بھی آپؐ کو عورتوں یا لہو ولعب یا کھیل کود سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس وقت بھی ایک خدا کی تلاش میں، اس کی محبت میں، گھر بار چھوڑ کر بیوی بچے چھوڑ کر میلوں دور ایک غار میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے تاکہ کوئی بھی وہاں آ کے ڈسٹرب (Disturb) کرنے والا نہ ہو۔ کیا دنیا سے دلچسپی رکھنے والا یا دنیا کی چیزوں سے دلچسپی رکھنے والا، دنیا کی چیزوں پر منہ مارنے والا اس طرح کے عمل دکھایا کرتا ہے؟ اور یہ ایسی چیز ہے جس سے مخالفین بھی اپنی کتابوں میں انکار نہیں کر سکے، چاہے نتیجے اپنی مرضی کے جو بھی نکالیں۔ لیکن حقائق سے انکار نہیں ہو سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپؐ عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہنچے گا۔ آپؐ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کا حکم ہوا (سورہ المدثر: 2-3) اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے اور اسی لئے جبر سے حکم دیا گیا کہ آپ تنہائی کو جو آپ کو بہت پسند تھی اب چھوڑ دیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 34۔ جدید ایڈیشن)

تو اس تنہائی کو چھوڑنا اور اس کو چھوڑ کر دنیا کے سامنے آنا اور اپنے محبوب کا پیغام دنیا کو پہنچانا یہ بھی اس لئے تھا کہ حکم ہوا تھا کہ یہ کرو۔ نہ کہ اپنی کوئی خواہش کو پورا کرنے کے لئے۔

ایک روایت میں آتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے قبل تن تنہا کچھ زادراہ ساتھ لے کر اکیلے چلے جاتے تھے۔کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے کر،حرا نامی غار میں جا کر معتکف ہو کر عبادت کیا کرتے تھے۔ وہاں آپ کئی کئی راتیں عبادت میں گزارتے اور پھر جب زادہ راہ ختم ہو جاتا تو آپؐ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور مزید زادراہ ساتھ لے لیتے اور پھر تنہائی میں جا کر اللہ کو یاد کرنے لگتے''۔ (بخاری کتاب بدء الوحی)

مسلسل کئی کئی دن یہ عمل جاری رہتا تھا۔ ہر وقت یہ فکر ہوتی تھی اور اس کوشش میں ہوتے تھے کہ میں اپنے محبوب اللہ سے راز و نیاز کی باتیں کروں۔جیسا کہ ذکر آ چکا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے جب تبلیغ شروع کی تو خانہ کعبہ میں کی۔عبادت کے لئے بعض دفعہ تشریف لایا کرتے تھے اور کفار مکہ کو بڑا سخت ناگوار گزرتا تھا کہ یہاں آ کر اس طرح اپنے طریقے سے عبادت کریں۔اور وہ آپ کو اس عبادت کرنے سے روکنے کے لئے مختلف حیلے اور کوششیں بھی کیا کرتے تھے۔لیکن آپؐ کو جو خدائے واحد سے عشق تھا وہ ان روکوں اور مخالفتوں سے ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ اس مخالفت کے ایک واقعہ کا یوں ذکر بھی ملتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:''نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اس وقت ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران اُن میں سے کسی نے کہا تم میں سے کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کی بچہ دانی لائے گا تا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر جبکہ وہ سجدے میں ہوں رکھے۔چنانچہ ان لوگوں میں سے بدبخت ترین شخص اٹھا اور اونٹنی کی بچہ دانی اٹھا لایا اور وہ اس وقت کا انتظار کرتا رہا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہوں۔پھر جونہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس نے وہ بچہ دانی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دی۔راوی کہتے ہیں کہ میں ان کو یہ سب کچھ کرتے دیکھتا رہا مگر میں کچھ کر نہیں سکتا تھا۔کاش مجھ میں ان کو روکنے کی طاقت ہوتی۔ پھر وہ لوگ ایسا کرنے کے بعد ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل سجدے میں رہے۔آپؐ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فاطمہؓ آئیں اور انہوں نے اس بچہ دانی کو آپؐ کی کمر سے اتارا۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا۔ پھر آپؐ نے تین مرتبہ کہا اے اللہ! ان قریش کو تو ہی سنبھال اور یہ بددعا بھی ان پر بڑی گراں گزری۔کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضورؐ کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے نام لے لے کر دعا کی کہ اے اللہ! میں تجھ سے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط پر گرفت کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔تو راوی کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساتویں آدمی کا بھی نام لیا تھا مجھے یاد نہیں رہا۔لیکن بہرحال راوی کی روایت یہ ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔میں نے ان لوگوں کو جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں گنا تھا بدر کے گڑھے میں قتل ہونے کے بعد گرے ہوئے دیکھا''۔

(بخاری کتاب الوضوء۔باب اذا القیٰ علی ظہر المصلی)

تو یہ قبولیت دعا کے نظارے اللہ کا پیارا ہی دکھا سکتا ہے۔کیا کوئی دنیاوی دلچسپیوں میں ڈوبا ہوا یہ نظارے دکھا سکتا ہے؟ تھوڑے ہی عرصہ میں سب کچھ پورا ہوتا ہوا نظر آیا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی دلی خواہش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:'' اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے''۔

(المعجم الکبیر للطبرانی۔جلد 12صفحہ 84)

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس رات کی عبادت میں بھی وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جن کی مثال نہیں مل سکتی۔اس بارے حضرت عائشہؓ کی گواہی ہے۔رسولؐ اللہ کی نماز یعنی تہجد کی نماز کی کیفیت جب آپؓ سے پوچھی گئی تو فرمایا کہ:حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے مگر وہ اتنی لمبی اور پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے متعلق مت پوچھو۔یعنی میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپؐ کی اس خوبصورت عبادت کا نقشہ کھینچ سکوں۔

(بخاری کتاب الجمعہ۔باب قیام النبی بلیلٍ فی رمضان)

ایک روایت میں آتا ہے مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت شدت گریہ و زاری کے باعث آپؐ کے سینے سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے چکی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب بکاء فی الصلوٰۃ)

ایک دوسری روایت میں یہ آتا ہے کہ: آپؐ کے سینے سے ایسی آواز اٹھ رہی تھی جیسے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔(سنن نسائی کتاب السہو۔باب البکاء فی الصلوٰۃ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی کہتے ہیں کہ:ایک رات مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو عبادت کی توفیق ملی۔آپؐ نے پہلے سورۃ بقرہ پڑھی۔آپؐ کسی رحمت کی آیت سے نہیں گزرتے تھے مگر وہاں رک کر دعا کرتے اور آپؐ کسی عذاب کی آیت سے نہیں گزرے مگر رک کر پناہ مانگی۔پھر قیام کے برابر آپؐ نے رکوع فرمایا۔یعنی جتنی دیر کھڑے تھے، تلاوت کی اتنی ہی دیر رکوع کیا، جس میں تسبیح و تحمید کرتے رہے۔ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا۔سجدے میں بھی یہی تسبیح دعا پڑھتے رہے۔پھر کھڑے ہو کر آل عمران پڑھی۔پھر اس کے بعد ہر رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔

(ابو داؤد۔کتاب الصلوٰۃ۔باب فی الدعاء ما یقول الرجل فی رکوعہٖ و سجودہٖ)

تو یہ رک رک کر، سمجھ کر، رحمت اور عذاب کے موقعوں پر دعا کر کے، پناہ مانگ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح غور کرنا اور پناہ مانگنا، یہ رکنا یہ غور بھی کوئی معمولی نہیں ہوتا تھا۔ یہ دعائیں بھی اور یہ غور بھی بہت اعلیٰ معیار کا تھا جس تک انسان کی شاید سوچ بھی پہنچنی بہت مشکل ہو۔تبھی تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ ان کی نمازوں کے حسن کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو وہ بیان ہی نہیں کی جا سکتیں۔

پھر حضرت حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں۔ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان صحابی تھے۔ایک رات رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز ادا کی جب نماز شروع کی تو آپ نے کہا(۔) یعنی اللہ بڑا ہے جو اقتدار اور سطوت کبریائی اور عظمت والا ہے۔پھر آپؐ نے سورۃ بقرہ مکمل پڑھی۔ پھر رکوع فرمایا جو قیام کے برابر تھا۔پھر رکوع کے برابر کھڑے ہوئے۔پھر سجدہ کیا جو کہ قیام کے برابر تھا۔پھر دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِی میرے رب مجھے بخش دے، میرے رب مجھے بخش دے کہتے ہوئے اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سجدہ کیا تھا۔پھر دوسری رکعتوں میں آپؐ نے آل عمران، نساء، مائدہ، انعام وغیرہ طویل سورتیں پڑھیں۔(ابو داؤد۔کتاب الصلوٰۃ۔باب ما یقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ)

تو دیکھیں یہ تھے آپؐ کی عبادتوں کے معیار۔اس لئے روایتوں میں آتا ہے کہ:بعض دفعہ کھڑے کھڑے آپؐ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنی لمبی نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے تھے۔ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے تمام قصور معاف فرما دیئے ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا(۔) کیا میں یہ نہ چاہوں کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ بنوں۔

(بخاری کتاب لتفسیر۔سورہ الفتح)

پھر ام المومنین حضرت سودہؓ کی ایک روایت ہے۔نہایت سادہ مزاج اور نیک خاتون

تھیں۔ ایک رات انہوں نے بھی اپنی باری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حضورؐ کے ساتھ جا کر نماز میں شامل ہوئیں۔ پتہ نہیں کتنی دیر نماز ساتھ وہ پڑھ سکیں لیکن بہر حال اپنی سادگی میں دن کے وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس لمبی نماز پہ جو تبصرہ کیا اس سے حضورؐ بہت محظوظ ہوئے۔ کہنے لگیں یا رسول اللہ رات آپ نے اتنا لمبا رکوع کروایا کہ مجھے تو لگتا تھا جیسے جھکے جھکے کہیں میری نکسیر نہ پھوٹ پڑے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 7 صفحہ 721)

پھر ایک روایت میں آتا ہے عطاء روایت کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں ابن عمرؓ اور عبید اللہ بن عمرؓ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہو۔ اس پر حضرت عائشہؓ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد سے بیتاب ہو کر رو پڑیں اور کہنے لگیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا ہی نرالی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس تشریف لائے۔ میرے ساتھ میرے بستر میں لیٹے پھر آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا آج کی رات تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کرلوں۔ میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے تو آپؐ کی خواہش کا احترام ہے اور آپ کا قرب پسند ہے۔ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔ تب آپ اٹھے اور مشکیزہ سے وضو کیا۔ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور نماز میں اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو آپ کے سینہ پر گرنے لگے۔ نماز کے بعد آپ دائیں طرف ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھ گئے کہ آپؐ کا دایاں ہاتھ آپؐ کے دائیں رخسار پر تھا۔ آپؐ نے پھر رونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسو زمین پر ٹپکنے لگے۔ آپؐ اسی حالت میں تھے کہ فجر کی اذان دینے کے بعد بلال آئے جب انہوں نے آپ کو اس طرح گریہ وزاری کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ہونے والے سارے گناہ بخش چکا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(تفسیر روح البیان زیر تفسیر سورہ آل عمران آیت 191-192)

.... یہ کوئی ایک دو دفعہ کی بات نہیں ہے۔ اکثر ایسے واقعات ہوا کرتے تھے۔ بلکہ ہر روز ہر بیوی کے ہاں یہ نظارے نظر آئیں گے۔ اب دیکھیں حضرت عائشہؓ کی باری بھی آتی ہے۔ جب نو بیویاں تھیں تو نو دن کے بعد آتی ہوگی۔ آپؐ کی لاڈلی بیوی بھی ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ لیکن لاڈلی بھی اس لئے ہیں کہ اس بیوی کے گھر سب سے زیادہ وحی آپؐ پر نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کا کلام اترا ہے۔ تو یہاں بھی لاڈ اور پیار کا معیار اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ تو نو دن کے بعد جب اس بیوی کے پاس آتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ دل بے چین ہے، مجھے خدا کی عبادت کرنے دو۔ اور پھر ساری رات گڑ گڑا کر زمین کو تر کرتے رہتے ہیں۔ روتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے گزری۔ اس رب کی شکر گزاری کرتے ہیں جس نے اتنے احسانات کئے ہیں۔ کیا کوئی دنیا دار آدمی ایسے عمل کر سکتا ہے؟ لیکن دنیا داروں کے، اندھوں کے یہ معیار ہی نہیں۔ ان کے تو معیار ہی اور ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ تو اپنے بندوں کی صفت میں فرماتا ہے (۔) (سورہ الفرقان: 65) کہ وہ اپنے رب کے لئے تمام رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔ اب دیکھو رات دن بیویوں میں غرق رہنے والا خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق رات کیسے عبادت میں کاٹ سکتا ہے۔ وہ بیویاں کیا کرتا ہے گویا خدا کے لئے شریک پیدا کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور باوجود ان کے آپ ساری ساری رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے تھے۔ ایک رات آپ کی باری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، کچھ حصہ رات کا گزر گیا تو حضرت عائشہؓ کی آنکھ کھلی۔ دیکھا کہ آپؐ موجود نہیں۔ اسے شبہ ہوا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے ہاں گئے ہوں۔ اس نے اٹھ کر ہر ایک گھر میں تلاش کیا مگر آپؐ نہ ملے۔ آخر دیکھا کہ آپ قبرستان میں ہیں اور سجدے میں رو رہے ہیں۔ اب دیکھو کہ آپ زندہ اور چہیتی بیوی کو چھوڑ کر مُردوں کی جگہ قبرستان میں گئے اور روتے رہے۔ تو کیا آپ کی بیویاں حظ نفس یا اتباع شہوت کے ہی بنا پر ہو سکتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 50-51 جدید ایڈیشن)

لیکن اعتراض کرنے والوں کو یہ چیز کبھی نظر نہیں آئے گی۔

یہ واقعہ جو حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں بیان ہوا ہے اس کی تفصیل حضرت عائشہؓ یوں بیان فرماتی ہیں: ایک رات حضورؐ میرے پاس تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لئے لیٹے مگر سوئے نہیں۔ اٹھ بیٹھے اور کپڑا اوڑھ لیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے دل میں سخت غیرت پیدا ہوئی۔ میں نے خیال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شاید میری کسی سوکن کے ہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ تو کہتی ہیں کہ میں آپ کے تعاقب میں گئی تو میں نے آپؐ کو بقیع قبرستان میں دیکھا۔ آپؐ مومن مردوں، عورتوں اور شہداء کے لئے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اپنے دل میں کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ اپنے رب کی طلب میں لگے ہوئے ہیں۔ اور میں دنیا کے خیالات میں ہوں۔ کہتی ہیں میں جلدی جلدی وہاں سے واپس آ گئی۔ کچھ دیر کے بعد حضور بھی میرے پاس تشریف لے آئے جبکہ ابھی تیز چلنے کی وجہ سے میرا سانس پھولا ہوا تھا۔ تو حضورؐ نے دریافت کیا کہ اے عائشہ! تیرا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟ تو میں نے حضور کو ساری بات بتائی۔ اس پر آپ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیری حق تلفی کریں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ ایک بھیڑ کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو آگ سے نجات بخشتا ہے۔ یعنی کثرت سے نجات بخشتا ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ نہ کسی مشرک پر نظر کرتا ہے اور نہ کسی کینہ پرور پر۔ نہ قطع رحمی کرنے والے پر اور نہ تکبر سے کپڑے لٹکانے والے پر۔ اور نہ والدین کی نافرمانی کرنے والے پر اور نہ کسی شراب خور پر۔ تو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ نے جو چادر اوڑھ رکھی تھی وہ اتاری اور مجھے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں آج کی باقی رات بھی عبادت میں گزاروں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ضرور۔ تب حضور نے نماز شروع کی اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے وہم ہوا کہ شاید آپؐ کا دم نکل گیا ہے۔ کہتی ہیں: میں نے ٹٹول کر آپ کے پاؤں کو چھوا تو آپ کے پاؤں میں حرکت پیدا ہوئی۔ میں نے آپ کو سجدے میں دعائیں کرتے سنا۔ صبح حضورؐ نے فرمایا کہ جو دعائیں میں رات سجدے میں کر رہا تھا وہ جبریل نے مجھے سکھائی تھیں اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں سجدوں میں ان کو بار بار دہراؤں۔

(تفسیر الدر المنثور جلد 6 صفحہ 27)

اب بتائے کوئی کہ کیا اس محسن انسانیت جیسا کوئی اور ہے جو ساری ساری رات اپنے رب کے حضور لوگوں کے لئے مغفرت مانگتے ہی گزار دیتا ہے، بخشش مانگتے ہی گزار دیتا ہے۔ اپنے رب کے عشق میں سرشار ہے اور اس کی مخلوق کی ہمدردی نے بھی بے چین کر دیا ہے۔ اپنی رات کی نیند کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہے اپنی سب سے چہیتی بیوی کے قرب کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ خواہش ہے تو صرف یہ کہ میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے اور اس کی مخلوق عذاب سے بچ جائے ....

آپؐ کی راتیں کس طرح گزرتی تھیں اس کی ایک اور گواہی دیکھیں۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کچھ دیر سوتے پھر کچھ دیر اٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے۔ پھر سو جاتے، پھر اٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے۔ غرض صبح تک یہی حالت جاری رہتی۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ باب یغفر لک اللہ)

حضرت عائشہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ ایک رات میری باری میں باہر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں (۔) کہ اے اللہ! تیرے لئے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے رب! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی

تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے، عظیم گناہوں کو تو بخش دے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! جبریل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے۔ تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد هیثمی جلد 2صفحه 128مطبوعه بیروت)

آپؐ کو یہ کسی طرح گوارا نہیں تھا کہ آرام دہ بستر پر سوئیں اور گہری نیند ہو جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔ حضرت حفصہؓ روایت کرتی ہیں کہ: ایک رات انہوں نے بستر کی چادر کی چار تہیں کر دیں، ذرا نرم ہو گیا۔ تو صبح آپ نے فرمایا رات تم نے کیا بچھایا تھا۔ اسے اکہرا کر دو یعنی ایک رہنے دو۔ اس نے مجھے نماز سے روک دیا۔ (الشمائل النبویه ـ الترمذی باب ما جاء فی فراش رسول الله صلی الله علیه و سلم) شاید کچھ دیر کے لئے گہری نیند آ گئی ہو گی۔ اور آپؐ کو یہ گوارا نہ تھا کہ ذرا دیر کے لئے بھی اللہ سے غافل ہوں۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ: جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری یا کسی اور وجہ سے رات کی جب آپ کی تہجد رہ جاتی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دن کو بارہ رکعتیں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم جلد 1صفحه 515)

خدا کی عبادت کے سامنے آپؐ نے اپنی صحت کی بھی کبھی پرواہ نہیں کی۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیمار تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج بیماری کا اثر آپ پر نمایاں ہے۔ فرمانے لگے اس کمزوری کے باوجود آج رات میں نے نماز تہجد میں طویل سورتیں پڑھی ہیں۔

(الوفاء باحوال المصطفیٰ للجوزی صفحه 511۔ بیروت)

اپنی امت کو بھی، اپنے صحابہ کو بھی آپ نے اپنے نمونے سے یہی نصیحت فرمائی کہ خدا کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہونا اور خاص طور پر تہجد کی نماز پر توجہ فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن ابی قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: قیام اللیل مت چھوڑنا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے۔ اور جب آپ بیمار ہو جاتے، جسم میں سستی محسوس کرتے تو بیٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے۔

(سنن ابی داؤد ـ الترغیب و الترهیب)

تو اس میں اتنی باقاعدگی تھی اور یہ نصیحت بھی تھی۔ تبھی تو حضرت عائشہؓ نے یہ نصیحت آگے چلائی ہے۔ آپ کی خواہش تھی کہ میرے ماننے والے بھی اسی طرح نمازوں اور تہجد میں باقاعدگی اختیار کریں۔

حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دن کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور سب سے پہلے مسجد تشریف لے جاتے۔ وہاں دو رکعت نفل ادا کرتے پھر کچھ دیر وہاں بیٹھتے۔

(صحیح مسلم ـ باب استحباب الرکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدوم)

اب عام آدمی ہو تو سفر سے واپس آ کر یہ ہوتا ہے کہ سیدھے گھر پہنچیں، بیوی بچوں سے ملنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اپنے سفر کی تکان اتارنے کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق کیا ہے کہ آپ واپسی پر پہلے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ اس کا شکر بجا لاتے ہیں۔ اس کا رحم اور فضل مانگتے ہیں۔ اور پھر دوسرے کام کرتے ہیں یا گھر جاتے ہیں۔ جنگ احد میں بھی مسلمانوں کو کیسی خطرناک اور خوفناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ خود آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے تھے لیکن یہ چیز آپ کی عبادت کے رستے میں روک نہیں بن سکی۔ آپ کی عبادت کے رستے میں حائل نہیں ہو سکی۔

ایک روایت میں آتا ہے: غزوہ احد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے رخسار میں ٹوٹ جانے کی وجہ سے آپؐ کا بہت سا خون بہہ چکا تھا۔ کلّے پر لگنے کی وجہ سے خون بہہ چکا تھا۔ آپؐ زخموں سے نڈھال تھے۔ علاوہ ازیں 70 صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا۔ اس روز بھی آپ بلالؓ کی ندا پر (یعنی بلال کی اذان کی آواز پر) نماز کے لئے اسی طرح تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے۔

(بخاری کتاب المواقیت الصلوٰۃ باب الاذان بعد ذهاب الوقت)

غرضیکہ واقعات تو بہت ہیں۔ آپؐ کی زندگی کا تو ہر ہر لمحہ عبادتوں سے سجا ہوا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنی امت کے افراد میں بھی، صحابہ میں بھی عبادتوں کے معیار قائم کروا کر دکھائے۔ نصیحت بھی تبھی اثر کرتی ہے جب نصیحت کرنے والا خود اپنے عمل سے بھی انتہائی معیار دکھا رہا ہو۔ اور اس بارے میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپؐ نے جو کہا وہ کیا نہیں۔ بلکہ صحابہ کی یہ حسرت ہوتی تھی کہ ہم بھی اتنا کر سکیں جتنا آپؐ کرتے ہیں۔ غرضیکہ آپ نے ان لوگوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: ”میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپؐ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپؐ کی حقانیت کی شہادت دینی پڑے گی“۔ لیکن بعض ایسے اندھے ہوتے ہیں جو اس طرح جائزہ نہیں لیتے یا دیکھتے ہیں تو آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ فرمایا: ”کہ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو نقشہ کھینچا ہے............ (سورۃ محمد: 13) یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔“ یعنی وہ اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن

”پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہو گئی کہ (سورہ الفرقان: 65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔ جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا۔ دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانے کو اعتراف کرنا پڑے گا“۔

(ملفوظات جلد 5صفحه 117جدید ایڈیشن)

پھر آخری بیماری میں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شدید بخار میں مبتلا تھے اس وقت بھی اگر آپ کو فکر تھی تو صرف نماز کی تھی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپؐ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا میرے اوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ پانی ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی۔ حکم پورا کیا گیا۔ پھر غشی طاری ہو گئی۔ پھر ہوش آیا، پھر پوچھا کہ نماز ہو گئی۔ جب پتہ چلا کہ صحابہ ابھی انتظار میں ہیں تو پھر فرمایا مجھ پر پانی ڈالو۔ پھر پانی ڈالا گیا۔ پھر اس طرح پانی ڈالنے سے جب بخار کچھ کم ہوا تو نماز پر جانے لگے۔ مگر پھر کمزوری کی وجہ سے بیہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی اور مسجد تشریف نہ لے جا سکے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی و وفاتہٗ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بوجہ سخت ضعف کے نماز پڑھنے پر قادر نہ تھے۔ اس لئے آپؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام محسوس کیا اور نماز کے لئے نکلے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہو گئی تو آپؐ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی آپ اس طرح مسجد کی طرف نکلے کہ دو آدمی آپؐ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے۔ کہتی ہیں کہ میری آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ ہے کہ شدت درد کی وجہ سے اس وقت آپؐ کے قدم زمین سے گھسٹتے جاتے تھے۔ آپؐ کو دیکھ کر حضرت

ابو بکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ اس ارادے کو معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کی طرف اشارہ فرما کر کہا اپنی جگہ پہ کھڑے رہو۔ پھر آپ کو وہاں لایا گیا۔ پھر آپؐ ابو بکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے اور اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی اور آپؐ کی جو حرکت ہوتی تھی اس پر حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے تھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر بولتے تھے۔ اور باقی لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی اتباع میں آپؐ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے''۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض)

حضرت علیؓ اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت اور آخری پیغام جبکہ آپؐ جان کنی کے عالم میں تھے اور سانس اکھڑ رہا تھا۔ یہ تھا کہ (۔) نماز اور غلام کے حقوق کا خیال رکھنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الوصایا باب ھل اوصی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہترین خلاصہ ہے۔ کہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے تجویز فرمایا ہزاروں ہزار درود سلام ہوں اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے خود بھی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنی امت کو بھی اس کی نصیحت فرمائی...........۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ نے بجا طور پر آپؐ کی تعریف میں یہ شعر لکھا ہے کہ۔

یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ

کہ آپ اس وقت بستر سے الگ ہو کر رات گزار دیتے ہیں جب مشرکوں پر بستر کو چھوڑنا نیند کی وجہ سے بوجھل ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب فضل من تعار من اللیل)

بہرحال ایسے لوگ جو یہ لغویات، فضولیات اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے گزشتہ ہفتے بھی میں نے کہا تھا کہ جماعتوں کو انتظام کرنا چاہئے۔ مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پہ نظر رکھیں کیونکہ لڑکوں، نوجوانوں کی آج کل انٹرنیٹ اور اخباروں پر توجہ ہوتی ہے، دیکھتے بھی رہتے ہیں اور ان کی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے کہ نظر رکھیں اور جواب دیں۔ اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100 ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے لکھے ہوں جو دین کا علم رکھتے ہوں۔ اور اسی طرح لجنہ اپنی 100 نوجوان بچیاں تلاش کر کے ٹیم بنائیں جو ایسے مضمون لکھنے والوں کے جواب مختصر خطوط کی صورت میں ان اخبارات کو بھیجیں جن میں ایسے مضمون آتے ہیں یا خطوط آتے ہیں۔

آج کل پھر اخباروں میں مذہبی آزادی کے اوپر ایک بات چیت چل رہی ہے۔ اسی طرح دوسرے ملکوں میں بھی جہاں جہاں یہ اعتراضات ہوتے ہیں۔ وہاں بھی اخباروں میں یا انٹرنیٹ پر خطوط کی صورت میں لکھے جا سکتے ہیں۔ یہ خطوط گو ذیلی تنظیموں کے مرکزی انتظام کے تحت ہوں گے لیکن یہ ایک ٹیم کی Effort نہیں ہو گی بلکہ لوگ اکٹھے کرنے ہیں۔ انفرادی طور پر ہر شخص خط لکھے یعنی 100 خدام اگر جواب دیں گے تو اپنے اپنے انداز میں۔ خط کی صورت میں کوئی تاریخی، واقعاتی گواہی دے رہا ہوگا اور کوئی قرآن کی گواہی بیان کر کے جواب دے رہا ہو گا۔ اس طرح کے مختلف قسم کے خط جائیں گے تو........... کی ایک تصویر واضح ہو گی۔ ایک حسن ابھرے گا اور لوگوں کو بھی پتہ لگے گا کہ یہ لوگ کس حسن کو اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سے ماند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت (درثمین)

ہدیہ نعت

بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مرا معبود بس وہ اک خدا ہے
مرا ہادی محمدؐ مصطفیٰ ہے

میں کیوں منت کشِ خواجہ خضر ہوں
مجھے قرآں فقط آبِ بقا ہے

ابو بکرؓ و عمرؓ۔ عثمانؓ و حیدرؓ
خلافت کا مقدس سلسلہ ہے

فدا تجھ پر مرا ہر ذرّہ ساقی
تری مَے نے عجب نشہ دیا ہے

ترا اسوہ ہے انسانوں کو سورج
تری من موہنی ہر اک ادا ہے

ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں میں
تو ہی شمس الھدیٰ بحر العطا ہے

خدا سے رحم مانگیں میرے آقا
کہ اب چارہ نہ کوئی جز دعا ہے

مری سرکار ہو نظرِ کرم اک
ترے دربار کا صابرؔ گدا ہے

محمد اسلم صابرؔ

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 47664 میں عمران احمد ڈھلو

ولد ناصر احمد ڈھلو قوم ڈھلو پیشہ آٹو مکینک اپرنٹس عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عمران احمد ڈھلو گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بھٹی ترگڑی گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد فضل ولد محمد دین ترگڑی

مسل نمبر 47665 میں ذوالفقار علی ولد

احمد دین قوم جٹ دھاریوال پیشہ کاشتکار عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیہ نوریہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-2-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔زرعی اراضی 92 کنال مالیتی اندازاً -/1900000 روپے 2۔رہائشی مکان مالیتی -/130000 روپے 3۔دو ٹریکٹر زرعی آلات و مویشی اندازاً مالیتی -/800000 روپے (جس میں میرے دو بھائی شراکت دار ہیں) 4۔موٹر سائیکل مالیتی -/39000 روپے 5۔پلاٹ 37 مرلہ مالیتی اندازاً -/740000 روپے (دو بھائی برابر کے حصہ دار ہیں) 6۔ 22 مرلہ کوٹھی مالیتی -/1500000 روپے (دو بھائی برابر کے حصہ دار ہیں) 7۔ پلاٹ دس مرلہ مالیتی -/500000 روپے (دو بھائی برابر کے حصہ دار ہیں) 8۔دو عدد دکانیں شیخوپورہ مالیتی -/400000 روپے (دو بھائی برابر کے حصہ دار ہیں) میرے حصہ کی کل جائیداد اندازاً مالیتی -/3382343 روپے ہے۔اس وقت مبلغ -/225000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ذوالفقار علی گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد بسراء معلم سلسلہ ولد رشید احمد بسراء گواہ شد نمبر 2 سرفراز احمد ولد احمد دین دھاریوال

مسل نمبر 47666 میں لئیق احمد خان

ولد مبارک احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-2-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔موٹر سائیکل مالیتی -/71000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لئیق احمد خان گواہ شد نمبر 1 وقار احمد ظفر اللہ ولد شاہد احمد باجوہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 خواجہ مبشر احمد ولد منظور صادق اسلام آباد

مسل نمبر 47667 میں رزاق احمد

ولد بشیر احمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ حیاۃ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 05-4-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔رہائشی مکان مالیتی -/50000 روپے (زمین شاملات میں سے ہے) اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رزاق احمد گواہ شد نمبر 1 احمد حیات مربی سلسلہ ولد خضر حیات کوٹ عبدالمالک گواہ شد نمبر 2 تنویر اعجاز احمد ولد ریاض احمد کوٹ حیاۃ

مسل نمبر 47668 میں ندیم خالد

ولد چوہدری خالد لطیف قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال کالونی بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی 61 ایکڑ واقع محمد نواز پورہ بہاولنگر اندازاً مالیتی -/4270000 روپے 2۔زرعی اراضی 28 ایکڑ کنڈ کانجواں پاکپتن اندازاً مالیتی -/1120000 روپے 3۔زرعی اراضی 8 ایکڑ واقع فقیر والی بہاولنگر مالیتی اندازاً -/800000 روپے 4۔زرعی اراضی دو ایکڑ واقع جتّو والا اندازاً مالیتی -/300000 روپے 5۔زرعی اراضی ایک ایکڑ واقع اڈہ شریف آباد ضلع جھنگ اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ 6۔زرعی اراضی 3 ایکڑ واقع شیرا چترا اندازاً مالیتی -/450000 روپے 7۔زرعی اراضی 4 ایکڑ موضع چوغطہ اندازاً مالیتی -/320000 روپے 8۔ 4 عدد دکانیں بہاولنگر مالیتی اندازاً -/200000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/600000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم خالد گواہ شد نمبر 1 شیخ کریم الدین ایڈووکیٹ ولد شیخ اقبال الدین مرحوم بہاولنگر گواہ شد نمبر 2 شیخ عثمان کریم الدین ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30985

مسل نمبر 47669 میں مسرت ندیم

زوجہ ندیم خالد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمدی کالونی بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-08-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 22 تولے مالیتی -/200000 روپے 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسرت ندیم گواہ شد نمبر 1 چوہدری ندیم خالد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید قمر ایڈووکیٹ ولد صوفی فضل محمد بہاولنگر

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

نور ہوم اپلائنسز
مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
32/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کانھیاں والا۔ سیالکوٹ

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

جرمنی و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ
مستورات کیلئے مخصوص سپیشل ادویات
لیکوریا۔ سیلان الرحم GHP-474/GH
ہر قسم کے لیکوریا یا سیلان الرحم کو ختم کرنے کا مؤثر علاج
بانجھ پن GHP-477/GH
تولیدی نظام کی کمزوری و نقائص دُور کر کے اولاد کی نعمت کیلئے آزمودہ علاج
اکسیر اٹھرا (فورٹ) GHP-478/GH
مرض اٹھرا کی تکالیف سے نجات دلانے کیلئے مفید و مجرب دوا
محافظ حمل (فورٹ) GHP-479/GH
اسقاط حمل سے بچانے اور اس کی عادت کو ختم کرنے کیلئے مفید ترین دوا
اٹھرا بے بی ٹانک GHP-578/GH
بچے کو اٹھرا کے مرض سے بچانے کیلئے مؤثر دوا ڈیڑھ ماہ کی عمر سے شروع کر کے ایک سال کی عمر تک باقاعدہ استعمال کرائیں
چھاتیوں کے امراض GHP-582/GH
ہر قسم کی گلٹی، گومڑ کو تحلیل کرنے اور سرطان کینسر کو شفاء دینے والی مخصوص دوا
شیران GHP-482/GH
مناسب صحت اور نشوونما کیلئے مؤثر دوا
دودھ کی کمی GHP-595/GH
دُودھ کا دب جانا، سوکھ جانا اور دُودھ کی کمی کو دُور کرنے کیلئے مؤثر دوا
رحم کے امراض GHP-577/GH
رسولی، گومڑ، گلٹی، آکلہ کو ختم کرنے اور شفاء دینے والی مفید دوا
رحم کا ٹانک GHP-677/GH
بوجھ محسوس ہونا، رحم کا باہر نکلنا، ورم، سوزش اور کمزوری دُور کرنے کی مؤثر دوا
نسوانی ٹانک GHP-777/GH
حیض کی بے قاعدگیوں کو درست کر کے عورتوں کی صحت و طاقت کیلئے بطور نسوانی ٹانک مشہور دوا ہے۔
پیکنگ: 25ml 120ml 225ml
رعایتی قیمت: -/125 -/500 -/900
نوٹ: ڈاکٹر حضرات کیلئے تھوک خریداری پر مزید رعایت نیز سٹور/کلینک جمعۃ المبارک کو کھلا رہے گا
ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے بااعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون: 6212399

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

مکرمہ قدسیہ محمود سردار صاحبہ اہلیہ سردار محمود الغنی نگران وقف نو ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عزیزہ ماہا محمود سردار بنت مکرم سردار محمود الغنی صاحب وعزیزہ ماہ نور غنی بنت مکرم سردار انوار الغنی صاحب اور عزیزہ صوفیہ منصور بنت مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کی تقریب آمین مورخہ 29 نومبر 2004ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئی۔ تقریب آمین میں مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے بچیوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ یہ بچیاں مکرم سردار عبدالسمیع صاحب ابن مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کی نسل سے ہیں اور تحریک وقف نو میں شامل ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان بچیوں کو اپنے پیار کی راہ پہ چلائے اور قرآن مجید کی تعلیمات سے محبت کرنے والا اور ان پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عطاء الکریم راشد صاحب واقف زندگی تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2 جون 2005ء کو خاکسار کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت عطاء المجیب نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی منظوری بھی مرحمت بھی فرمائی عزیزم عطاء المجیب مکرم چوہدری اکرام اللہ صاحب اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ کا پوتا اور مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب دارالرحمت شرقی الف کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور تمام احباب کیلئے نافع الناس بنائے۔

طلباء اور طالبات وقف نو

لینگوئج انسٹیٹیوٹ توجہ فرمائیں

ربوہ کے ایسے واقفین نو اور واقفات نو جو 20 جون 2004ء تا 30 جون 2005ء وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ دارالرحمت وسطی ربوہ میں عربی، سپینش، جرمن، فرنچ چائینز اور انگریزی زبانوں میں سے کوئی بھی زبان سیکھ رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ مورخہ 23 جون بروز جمعرات بوقت 6:00 بجے شام لینگوئج انسٹیٹیوٹ دارالرحمت وسطی میں تشریف لے آئیں تقریب تقسیم اسناد کے سلسلہ میں ایک میٹنگ ہوگی۔

عطیہ چشم۔ صدقہ جاریہ

درخواست دعا

محترم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ کے دوسرے گھٹنے کا آپریشن الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں ہوا ہے۔ آپریشن کامیاب ہوا ہے تاہم تکلیف ہے۔ الشفاء میں ہی زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم سلیم اللہ بھٹی صاحب دارالنصر شرقی ربوہ جو کہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں ان کی اینجیو پلاسٹی ملٹری ہسپتال (کارڈیالوجی سنٹر) راولپنڈی میں متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ چند روز سے ہائی بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن الفضل اطلاع دیتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ دل کی مریضہ ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔ جون 2005ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ٹویوٹا۔ سوزوکی۔ مزدا۔ ڈاٹسن
ومعیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر۔ بادامی باغ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس، داؤد احمد، محمد عباس
محمود احمد، ناصر احمد فون: 7725205

ماشاء اللہ ڈرم کولر اینڈ گیزر
فین اور بلور + ڈکٹ والے کولر سیور موٹر سیل
کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اینڈ سروس
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
Mob- 0300-9477683-042-5153706

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

New BALENO SUZUKI
...New look, better comfort

Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پیج
نئی وراثتی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چوک کی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چوک 04524-214510-04942-423173

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
Email:uepak@hotmail.com

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائیٹر: چوہدری اکبر علی

DUBAI DUBAI
PROPERTIES AT OWNERSHIP BASIS
Invest in Dubai's vibrant free hold property market
Excellent premiums / rentals returns
Residence Visa for buyer & immediate family members
M Zahid Qureshi Mansoor Ahmed
Mobile (++) 97150 462 0804 Mobile (++) 97150 6546524
Fax (++) 9716 559 6674 Tel (++) 971 4 366 3711
E.Mail: dxbproperties@yahoo.com

C.P.L 29FD

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
ڈیلر Samsung,Sony.LG. PEL
Dawlance,Mitsubishi, Orient,
Waves, Super National
Super Asia` Success,kentex
پاکستان الیکٹرونکس
سپلٹ ائیرکنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا مقصود اے ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر Pel)
فون 5124127-5118557-0300-4256291